

زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ مارچ ۲۰۱۱ء میں بشار کے خلاف جدوجہد کے آغاز ہی سے اخوان پوری طاقت سے ایک مؤثر فریق کی حیثیت سے ظالم ڈکٹیٹر کے خلاف جدوجہد میں شریک ہیں۔ امریکا اس پورے مسئلے میں نہایت عیاری سے تباہ کن کردار ادا کر رہا ہے۔ عالمی برادری کی تائید حاصل کرنے کے لیے ایک طرف وہ شامی عوام کی جدوجہد کا ساتھ دینے کے زبانی وعدے کر رہا ہے اور دوسری طرف معاملے کو مزید طول دے کر عراق کے بعد ایک اور مسلمان ملک کو کمزور کر رہا ہے، تاکہ اسرائیل کی سرحدیں مضبوط ہوں اور وہ بیرونی خطرات سے محفوظ رہے۔ بد قسمتی سے ایران اور حزب اللہ بھی کھلم کھلا بشار کا ساتھ دے کر اس خون ریزی میں شریک ہیں۔ ایران کا کہنا ہے کہ بشار کی حکومت اسرائیل کے سامنے بند کی حیثیت رکھتی ہے، اس لیے ہم اسے بچانے کے لیے ہر حد تک جائیں گے، لیکن عملاً دیکھیں تو خود اسرائیلی انتظامیہ، امریکا اور عالمی برادری سب بشار انتظامیہ کو باقی رکھنے پر مصر ہیں۔ اگر ان دونوں فریقوں (ایران و حزب اللہ) اور (امریکا و اسرائیل) میں سے کوئی ایک فریق بھی بشار انتظامیہ سے نجات کا فیصلہ کر لیتا تو یقیناً بشار اب تک قصہ پارینہ بن چکا ہوتا۔

جیسے جیسے بشار الاسد اپنا قبضہ و تسلط کھوتا جا رہا ہے اور امریکا و اسرائیل کی تشویش میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وہ کسی ایسے متبادل کی تلاش میں ہیں جو بشار کے بعد خطے میں ان کے مفادات کا خیال رکھ سکے اور جس سے اسرائیل کی سلامتی کو خطرہ نہ ہو۔

شام کے مسئلے کے حل کے لیے برائے نام کوششوں کے سلسلے میں امریکا اور روس کی آئیر باد سے عالمی برادری آئندہ جنوری میں جینیوا۔ ۲ کے نام سے کانفرنس کر رہی ہے۔ اس سے قبل 'جینیوا-۱' ہو چکی ہے۔ ملک کے زیادہ تر حصے پر مجاہدین کے قبضے کے بعد حقوق انسانی کے علم بردار ممالک یہ کوشش کر رہے ہیں کہ بات چیت کے ذریعے معاملات حل ہو جائیں۔ لیکن زمینی حقائق یہ بتاتے ہیں کہ اب بشار کے جانے کے علاوہ کوئی دوسرا حل نہ تو پایدار ہوگا نہ معاملے کے اصل فریق، یعنی شامی عوام کو قابل قبول۔

سخت سردی اور بدترین بم باری کے تناظر میں تمام اسلامی ممالک، انسانی حقوق کی تنظیموں اور رفائہی اداروں کا فرض ہے کہ آگے بڑھ کر مظلوموں کی فوری مدد کریں۔

